بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۰ | ۲۶ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۲ ء | نمبر ۹۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج خطبۂ جمعہ میں حضور نے اس بات پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ کہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے لئے قرض کی جو تحریک کی گئی تھی۔ اس میں جماعت کے دوستوں نے اس گرمجوشی سے حصہ لیا ہے۔ کہ پندرہ ہزار کی بجائے ۲۳-۲۴ ہزار کے وعدوں کی اطلاع مرکز میں پہونچ چکی ہے اس کے بعد حضور نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصیحت فرمائی۔ کہ روزانہ ہر شخص کو سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنی چاہئیں۔ نیز چند دعائیں بھی بتائیں۔ جو دوسری جگہ درج ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

جمعیۃ العلماء کی بے جا حمایت

"جمعیۃ العلماء ہند" ایک عرصہ سے لاہور میں اپنا "غیر معمولی اجلاس" منعقد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ گذشتہ دسمبر کے آخر میں تو اس کی تاریخیں بھی مقرر کر دی گئیں۔ کہ عین وقت پر "موسم سرما میں شدت" پیدا ہو جانے اور "پنڈال بنانے کی دشواریاں" پیش آجانے کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔

اور پھر ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ کو منعقد ہوا۔ اس کے پروگرام میں جسے بہت عرصہ قبل شائع کر کے ملک کے طول و عرض میں خاص طور پر تقسیم کیا گیا تھا۔ اور بہت سے اہم امور کے علاوہ ایک بات یہ بھی درج تھی۔ کہ

"اس جلسہ کی غرض مسلمانوں کے فروعی مذہبی اختلافات کو دور کر کے اخوت اسلامی کے رشتے کو مضبوط کرنا متفق علیہ یا مشترک مذہبی و سیاسی مقاصد میں مسلمانوں کی تمام جماعتوں کو اتحاد عمل اور باہمی احترام کی دعوت دینا"

چونکہ یہ ہمارے لئے نہایت خوشکن بات تھی۔ اور یہ وہ حقیقت تھی۔ جس کی طرف ایک عرصہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ مسلمانوں کو متوجہ کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی علماء کے سابقہ طریق عمل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس خطرہ کا بھی اعلان کر دیا۔ کہ پروگرام میں درج شدہ مسائل کی فہرست یوں ہی نہ پڑی رہ جائے۔ اور کوئی بات بھی پایۂ تکمیل کو نہ پہونچ سکے۔ آخر وہی ہوا جس کا ہمیں خطرہ تھا۔ علماء اپنے اس جلسہ میں کوئی ایک بات بھی طے نہ کر سکے۔ اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی تو انہوں نے وہ مٹی پلید کی جس کی حد نہ رہی۔ عین اس موقعہ پر جبکہ ایک طرف تو جناب صدر نے یہ فرمایا۔ کہ "مختلف خیالات پر اصولی تنقید۔ اور نکتہ چینی بھی ناقابل برداشت نہیں ہے لیکن اس قسم کے اختلاف رائے کو ایسی منزلوں تک پہونچا دینا کہ اتحاد اور اشتراک عمل کی تمام بنیادیں منہدم ہو جائیں۔ کسی طرح پسندیدہ طرز عمل نہیں ہے . . . . مسلمانوں کے لئے صحیح اسلامی راہ یہی ہے۔ اور انہیں اسی راہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ اختلاف رائے کے اظہار کے لئے ذاتی توہین کو کبھی بھی درمیان میں نہ لانا چاہیئے۔ اور نہ ایسی خفیف حرکات کرنی چاہئیں جن پر خود ہمارا ضمیر بھی ملامت کرے۔ اور دوسروں کی نظر میں بھی ہم حقیر و ذلیل ہو جائیں"

اور دوسری طرف چند نوجوانوں کے منہ سے یہ نکل جانے پر کہ پاکستان زندہ باد۔ ان پر کلہاڑیوں، ڈنگوؤں اور لاٹھیوں سے حملہ کر دیا گیا۔ اور پھر علماء کہلانے والوں نے اپنے اخلاق کا ایسا شرمناک مظاہرہ کیا۔ کہ تہذیب و شرافت نے سر پیٹ لیا۔

علماء کی اس افسوسناک حالت سے ہمیں بے حد رنج پہونچا۔ اور ہم نے اس کا اظہار بھی کیا۔ اس سلسلہ میں ہمارے ایک نامہ نگار نے جمعیۃ علماء کے اس سلوک کی اطلاع دی۔ جو دو احمدیوں کے ساتھ اس موقعہ پر کیا گیا۔ یعنی ان سے جھپٹا مار کر ٹکٹ چھین لئے گئے۔ باوجود جلسہ گاہ سے باہر کھڑے ہونے کے والنٹیرز کو ایک وردی پوش عالم نے حکم دیا۔ کہ انہیں پکڑ کر فوراً باہر نکال دو۔ پھر باوجود ٹکٹ واپس کرنے کا وعدہ کرنے کے انکار کر دیا۔

ظاہر ہے۔ کہ وہ علماء جو اپنے ہم عقیدہ نوجوانوں کو صرف پاکستان زندہ باد کہنے پر لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے زخمی کرا سکتے ہیں۔ اور جو زخمیوں کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوک کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے جلسہ میں کیا۔ ان سے ہمیں کسی اچھے سلوک کی قطعاً توقع نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے احمدی احباب کے ساتھ علماء نے جو بدسلوکی کی۔ اسے ہم نے کوئی اہمیت نہ دی۔ صرف سرسری ذکر پر اکتفا کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو اپنے آپ کو جمعیۃ العلماء کے بانیوں میں سے سمجھتے ہیں۔ قریباً ایک ماہ کے بعد "جمعیۃ العلماء" کی بریت میں ایک مضمون لکھا ہے۔ مگر یہ کہکر انہوں نے سب کچھ ہضم کر لینے کی کوشش کی ہے۔ کہ

"اخبار الفضل کئی ایک افواہوں پر بنا کر کے جلسۂ مذکور میں شرکت کرنے والے علماء کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے"

(اہلحدیث ۲۴ اپریل)

حالانکہ ہم نے جو کچھ لکھا مسلمان اخبارات میں شائع شدہ رپورٹوں اور مضامین کی بناء پر لکھا۔ اور اس کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

غرض مولوی صاحب نے ان تمام حرکات کو جو علماء نے اپنے جلسہ میں کیں۔ اور جن کا نہایت مفصل ذکر مسلمان اخبارات نے شائع کر دیا۔ نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس واقعہ کو لیا ہے۔ جو احمدی احباب سے پیش آیا۔ اور بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کہ ایک "باغیرت مسلمان" نے "ایمانی غیرت" سے مجبور ہو کر اشتہارات مرزائی مبلغوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ وہ بڑا تنومند اور دیوہیکل تھا۔ اس لئے مرزائی مبلغ اشتہارات اس سے واپس نہ لے سکے۔ وہ نہ جمعیۃ علماء کا ممبر تھا۔ نہ رضاکار۔ اور نہ جلسہ کے منتظمین نے اسے اس کام پر مقرر کیا تھا "غیرت" نے اس کو قادیانیوں کے فعل کی بابت بتانے کو اس کام پر آمادہ کیا ہوگا۔

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ علماء کی حالت کے پیش نظر ہم اس واقعہ کو اب بھی کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ جیسے علماء اس قسم کے لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ جو دست درازی کی بجائے دھاندگاشتی سے کام لیں جن کے پاس اپنی صداقت کی سب سے بڑی دلیل "تنومند اور دیوہیکل" ہونا ہو۔ جن کی ڈاکہ زنی کا نام "ایمانی غیرت" رکھا جائے۔

وہ جمعیۃ علماء کے ممبر ہوں یا نہ ہوں انہیں جلسہ کے منتظمین کسی کام پر مقرر کریں یا نہ کریں۔ ان کی تمام بے ہودہ حرکات اور ناشائستہ افعال کی ذمہ واری جمعیۃ علماء پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کی حرکات ایمانی غیرت کے تقاضا اور قدرت کے آمادہ کرنے پر کی جاتی ہیں۔ تو پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس باغیرت مسلمان کے خلاف کیوں شور قیامت برپا کر دیا تھا۔ جس نے غیرت ایمانی سے مجبور ہو کر اور قدرتِ خداوندی کے آمادہ کرنے پر ان کے سر کی تواضع کسی کند آلہ سے کی تھی۔ اور کیوں اسے گرفتار کرا کر سزا دلائی تھی۔ افسوس مولوی صاحب احمدیت کے مقابلہ میں خود بیتی بھی بھول جاتے ہیں۔ اور ایسی ایسی باتیں کہہ گزرتے ہیں جن کی زد خود ان پر پڑتی ہے۔

باقی رہا" لاہور کی جماعت مرزائیہ کے ایک ملازم منشی محمد نصیب" کا واقعہ اس کے متعلق صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ یہ صاحب غیر مبایعین سے قطع تعلق کر کے مبایعین میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اب قادیان میں ہی رہائش رکھتے ہیں اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے ساتھ بدسلوکی کا جو واقعہ "پیغام صلح" کے حوالہ سے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں کچھ حقیقت نہیں ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا کرو تا تمہیں طاقت عطا ہو

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

خدام الاحمدیہ کے لئے ایک ضروری اعلان

الہامی دُعائیں جو روزانہ التزام کے ساتھ کی جائیں

قادیان ۲۴ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج کے خطبہ جمعہ میں جماعت کے دوستوں کو بعض الہامی دعاؤں پر خاص طور پر زور دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ حضور کی بتائی ہوئی ترتیب میں ان الہامی دعاؤں کو خدام الاحمدیہ کے پیش کرتا ہوں۔ تا وہ جلد سے جلد ان دعاؤں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ حضور کا ارشاد ہے کہ اپنی زبان میں دُعا کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ مگر اپنی دعا کے ساتھ ان دعاؤں کو التزام کے ساتھ شامل کیا جائے۔ اور کوئی ایک نماز ان دعاؤں کے لئے مخصوص کی جائے۔ جس میں تمام احباب جماعت اکٹھے مل کر امام کے پیچھے یا علیحدہ علیحدہ مذکورہ دعائیں کریں۔ جو درج ذیل ہیں:-

(۱) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (قرآن کریم) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ (قرآن کریم) (۲) یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ (دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) (۳) اَللّٰهُمَّ اهْتَدَیْتُ بِهُدَاکَ وَاٰمَنْتُ بِمَسِیْحِکَ (وَاٰمَنْتُ بِنَبِیِّکَ) (دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ بروز ہفتہ مورخہ ۲۵ شہادت بعد نماز عشا مسجد محلہ دارالفضل میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب تقاریر فرمائیں گے۔ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً امید کی جاتی ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر پوری توجہ سے بزرگان سلسلہ کے خیالات کو سنکر ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

میر قاسم علی صاحب رضؓ کی وفات پر چند آنسو

از جناب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

ہے یہ زمانہ کا چلن عیش کہیں کہیں محن — ہے کہیں دشت خارزار اور کہیں پر فضا چمن
نالۂ جانگداز کہیں خندۂ دلکشا کہیں — آہ کہیں لبوں پہ ہے نغمۂ دلربا کہیں
روز نیا ہے انتشار روز نیا ہے انقلاب — دل کہیں باغ باغ ہیں اور کہیں جگر کباب
محفل عیش ہے کہیں اور کہیں بزم سوگ ہے — صحت و عافیت کہیں اور کہیں دکھ ہے روگ ہے
ہیں کہیں نعمتوں کے خوان بھوک سے کوئی نیم جاں — دعوتوں کا سماں کہیں فاقہ کہیں ہے بیحال
حال جہاں ہے کچھ کہیں رنگ زمانہ کچھ کہیں — دور خوشی کہیں۔ نہیں دورِ الم کہیں۔ نہیں
راحت و غم فنا پذیر کوئی ان کا کیوں اسیر — عارضی زندگی میں کیا کوئی امیر یا فقیر
عقل ہے دنگ۔ اس قدر وضع جہاں عجیب ہے — کوئی یہاں ہے خوش نصیب کوئی الم نصیب ہے
موت و حیات سب کے سب ایک طلسم راز ہے — سوز ہی سوز ہے کہیں اور کہیں ہے تو ساز ہے
قصۂ درد جانستاں بزم طرب کی داستاں — ایک لبوں پہ ہے یہاں ایک لبوں پہ ہے وہاں
حال جہاں یہ دیکھ کر رہتے ہیں پھر جو بے خبر — ایسے بشر نہیں بشر ایسے بشر ہیں جانور
چشم حقیقت آشنا خونِ جگر بہائے کیوں — لب پہ شکایتیں ہوں کیوں اور ہو ہائے ہائے کیوں
غم کا خوشی کا ہو اثر یہ تو ہے فطرتِ بشر — طرز یہ موضا ہے حد میں رہے ہر ایک اثر
غم ہو فزوں اگر تو ہو رحلتِ مصطفےٰ کا غم — مجھ کو بھی گوہرا آجکل ہے اسی نوع کا الم
قاسمِ خستہ جاں کی موت دل کو ہلا گئی بہت — اس کی جدائی تا کجا سب کو ستا گئی بہت
چہل دو سالہ کوششیں خدمتِ دیں کی یاد ہیں — انکی قبولیت پہ ثبت حق کی طرف سے صاد ہیں
سچ ہے کہ حق رسائی میں تو بھی تھا ایک شیر دل — تو نے عدو کے سینہ پہ رکھی تھی حجتوں کی سل
جس کو وہ اپنے سینہ پر سے نہ کبھی ہٹا سکے — بار تھا وہ جسے کبھی مل کے نہ سب اٹھا سکے
تیرے وہ سب مناظرے دہلی و رام پور میں — جس کے نتائج سعید آگئے سب ظہور میں
بزمِ محمدی میں تو داخل و باریاب ہے — احمدیت کی جنگ میں جو ہر کامیاب ہے
تیرا دلوں میں احترام تیرا بہشت میں مقام — پڑھ کے درود رات دن بھیجیں گے تجھ پہ ہم سلام
یاد کا اپنی نیشتر چھوڑ گیا دلوں میں تو — لاتا رہے گا آنکھوں میں کھینچ کے جسم کا لہو
گوہر خستہ حال کی رب کے حضور ہے دعا — ہم کو وہ نسل دے خدا نام خدا پہ ہو فدا
گوہر دردمند نے سالِ وفات لکھ دیا — مشک تتار نافہ سے نکلا بہشت میں گیا ۱۳۶۱ ہجری
[illegible]

حضرت مسیح موعودؑ کی حیاتِ طیبہ کے مقدس لمحات

اور

قرآن کریم کا ایک بیان کردہ اصل

(۱)

صداقت انبیاء کا ایک معیار

قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں جو معیار پیش کئے ہیں۔ ان میں ایک اہم معیار فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی مخالف اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دعوئی نبوت کے بعد جھوٹا قرار دیتے اور آپ کو اللہ تعالےٰ کے متعلق نعوذ باللہ افتراء سے کام لینے والا سمجھتے ہیں۔ تو انہیں آپ کی دعوے سے پہلی زندگی پر نظر کرنی چاہیئے۔ اگر اُس حصۂ زندگی میں آپ کا شغل نعوذ باللہ جھوٹ سے کام لینا رہا ہے۔ تو خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ بعد میں بھی آپ نے اسی عادت کے مطابق افتراء کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اگر آپ کی وُہ زندگی بالکل پاک تھی۔ اور اس پر کسی قسم کا داغ نہیں۔ تو یہ بات بالکل خلافِ عقل ہے۔ کہ چالیس سال تک تو آپ اس قدر نیک اور پارسا رہے ہوں۔ کہ دُشمن تک آپ کی نیکی اور پارسائی کے قائل ہوں۔ مگر اکتالیسویں سال معاً آپ کی حالت بدل جائے۔ اور آپ بندوں کو چھوڑ خدا پر افترا کرنے لگ جائیں۔ یہ معیار جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے تمام انبیاءؑ پر چسپاں ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا۔ کہ ولقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون۔ اور آپ نے دعوے فرمایا۔ کہ کوئی شخص ایسا نہیں۔ جو میرے گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت کر سکے۔ اور اس بات کو آپ نے اپنی کتب میں بار بار دوہرایا۔ اور مخالفین کو للکارا۔ کہ تم میں سے کون ہے۔ جو میری ابتدائی زندگی پر نکتہ چینی کر سکے۔ مگر باوجود اس کے کہ آپ کی مخالفت کا حلقہ بہت وسیع تھا آجتک کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا۔ جو اس تحدی کو توڑ سکے۔ اور نہ آئندہ کوئی شخص ایسا پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ خدا کی ایک قطعی اور یقینی برہان ہے۔ جس سے آپ کی صداقت آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر ہو رہی ہے اور بتا رہی ہے۔ کہ آپ فی الحقیقت خدا تعالےٰ کے راستباز نبی تھے۔

پیدائش

پھر اس الہام کی صداقت اس طرح بھی ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی چالیس سالہ حیاتِ طیبہ پر اگر سرسری نظر دوڑائی جائے۔ تو وُہ ایک نہایت ہی شاندار زندگی نظر آتی ہے۔ اور آپ کے حالات ایسے پیارے اور دل کو لبھانے والے نظر آتے ہیں۔ کہ ناممکن ہے ایسی پاک زندگی کسی جھوٹے میسر آ سکے۔ آپ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ ہجری بروزِ جمعہ نماز فجر کے وقت قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش توام صُورت میں تھی۔ آپ کے ساتھ ایک لڑکی تولد ہوئی جس کا نام جنت رکھا گیا۔ مگر وُہ چند دنوں کے بعد فوت ہو گئی۔ اس طرح آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی وُہ پیشگوئی پُوری ہوئی۔ جو فصوص الحکم میں حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے بیان کی تھی۔ کہ مہدی موعود توام صورت میں پیدا ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچپن سے خلوت پسند تھے۔ دُوسرے بچوں کے ساتھ مل کر زیادہ کھیلنے کودنے کی عادت نہیں تھی۔ تاہم مناسب حد تک آپ ورزش و تفریح میں حصہ لیتے۔ چنانچہ آپ نے بچپن میں تیرنا اور گھوڑے کی سواری سیکھی۔ کبھی کبھی غلیل سے شکار بھی کھیلا کرتے۔ مگر زیادہ تر آپ کی ورزش یہ ہوا کرتی تھی۔ کہ کئی کئی میل تک روزانہ سیر کے لئے چلے جاتے۔

ابتدائی تعلیم

جب آپ چھ سات سال کی عمر کو پہنچے۔ تو چونکہ ان دنوں مدارس کا سلسلہ جاری نہیں تھا۔ اور تعلیم کے لئے عام دستور یہی تھا۔ کہ صاحبِ استطاعت لوگ اپنے گھروں پر اتالیق رکھ لیتے۔ اس لئے آپ کی تعلیم کے لئے بھی آپ کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب نے ایک فارسی دان اُستاد مقرر کیا۔ جن کا نام فضل الٰہی تھا۔ انہوں نے قرآن شریف اور فارسی کی بعض کتب پڑھائیں۔ جب آپ کی عمر قریباً دس برس کی ہُوئی۔ تو ایک عربی دان معلم جن کا نام فضل احمد تھا۔ آپ کی تعلیم کے لئے مقرر کئے گئے آپ نے "کتاب البریہ" میں اپنی تعلیم کا ذکر کرتے ہُوئے تحریر فرمایا ہے۔ "میں خیال کرتا ہوں۔ کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالےٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی۔ اس لئے ان استادوں کا پہلا لفظ بھی "فضل" ہی تھا" ان سے آپ نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعدِ نحو پڑھے جب آپ سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچے۔ تو ایک اور مولوی صاحب سے آپ کو پڑھنے کا اتفاق ہوا جن کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان سے آپ نے نحو منطق۔ اور حکمت وغیرہ علوم پڑھے انہی دنوں آپ نے بعض طبابت کی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ جو کہ بڑے حاذق حکیم تھے۔ آپ کو دورانِ تعلیم میں کتابوں کے مطالعہ میں ایسا استغراق رہتا۔ کہ آپ تحریر فرماتے ہیں "ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی۔ کہ گویا میں اس دُنیا میں نہ تھا میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے۔ کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وُہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے۔ کہ صحت میں فرق نہ آوے" آپ ابھی تعلیم ہی پا رہے تھے۔ کہ آپ کے والد ماجد نے آپ کی شادی کر دی۔ آپ کی یہ زوجہ جن کا نام حرمت بی بی تھا۔ آپ کے اپنے عزیزوں میں سے تھیں۔ اور ان کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم و مغفور اور مرزا فضل احمد صاحب۔

دنیوی کاروبار سے نفرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا یہ حصہ بھی زیادہ تر مطالعہ کے انہماک میں گزرا۔ سب سے زیادہ انہماک آپ کو قرآن شریف کے مطالعہ میں رہتا آپ کے والد صاحب نے اس محویت کو دیکھا تو آپ کی صحت کے خیال سے نیز اس وجہ سے کہ وُہ آپ کی زندگی دنیادارانہ رنگ میں بہتر بنانے کے خواہشمند تھے۔ آپ پر زور دینا شروع کیا کہ آپ خاندانی زمینداری کام میں لگ جائیں۔ آپ کی فطرت ان اُمور کے خلاف تھی۔ مگر والد کی فرمانبرداری فرض سمجھتے ہُوئے آپ نے زمینداری کام کی نگرانی میں ان کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ اور اس غرض کے لئے ان مقدمات کی پیروی بھی کی۔ جو ان دنوں خاندانی جائداد کے متعلق دائر تھے۔ یہ زمانہ آپ کے لئے بہت تلخ تھا۔ آپ اس کا ذکر کرتے ہُوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے والد صاحب اپنے آباؤ اجداد کے بعض دیہات کو واپس لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے انہی مقدمات میں مجھ کو لگا دیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک مَیں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ بہت سا وقتِ عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری اُمور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ملامت کا نشانہ رہتا تھا ان کی ہمدردی اور مہربانی میرے پر نہایت درجہ کی تھی۔ مگر وُہ چاہتے تھے کہ دُنیاداروں کی طرح مجھے رو بخلق بنائیں۔ اور میری طبیعت اس طریق سے سخت بیزار تھی"

ان مقدمات کی پیروی کے لئے آپ کو ڈلہوزی اور لاہور کے سفر کرنے پڑے۔ اور ڈلہوزی آپ پیدل بھی جاتے رہے۔

سیالکوٹ میں ملازمت

۱۸۶۴ء یا اس کے قریب آپ کو اپنے والد ماجد کی خواہش کے مطابق چند سال سیالکوٹ کے دفتر میں سرکاری ملازمت اختیار کرنی پڑی دوست دُشمن سب معترف ہیں۔ کہ آپ نے دوران ملازمت میں دینی اور اخلاقی لحاظ سے ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ کہ سب آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ مگر بہر حال یہ زمانہ بھی آپ نے کراہتِ طبع کے ساتھ گزارا۔ جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"ایسا ہی ان کے زیر سایہ ہونے کے ایام میں چند سال تک میری عمر کراہتِ طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی"

۱۹۰۴ء میں جب آپ نے سیالکوٹ میں لیکچر دیا۔ تو آپ نے اپنے اس گذشتہ زمانہ کا ذکر کرتے ہُوئے فرمایا:۔

"میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا۔ اور کسی کو مجھ سے تعلق نہ تھا۔ اور نہ کوئی میرے حال سے واقف تھا۔ . . . . . . اگرچہ میں جیسا کہ میں نے بیان کیا براہین کی تالیف کے زمانہ کے قریب اسی شہر میں قریباً کئی سال رہ چکا ہوں۔ تاہم آپ صاحبوں میں سے ایسے لوگ کم ہوں گے۔ جو مجھ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ کیونکہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا۔ اور احد من الناس تھا۔ اور میری کوئی عظمت اور عزت لوگوں کی نگاہ میں نہ تھی۔ مگر وہ زمانہ میرے لئے نہائت شیریں تھا۔ کہ انجمن میں خلوت تھی۔ اور کثرت میں وحدت تھی۔ اور شہر میں ایسا رہتا تھا جیسا کہ ایک شخص جنگل میں"۔

چند سال کے بعد آپ کے والد صاحب نے اس سرکاری ملازمت سے آپ کو مستعفی ہونے کی اجازت دے دی۔ جس پر آپ بہت خوش ہوئے اور استعفیٰ دے کر واپس آگئے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"آخر چونکہ میرا جدا رہنا میرے والد صاحب پر بہت گراں تھا۔ اس لئے ان کے حکم سے جو عین میری منشاء کے موافق تھا۔ میں نے استعفیٰ دے کر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا۔ اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا"

والدہ کا انتقال

اسی زمانہ کے قریب قریب آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔ جن کا نام چراغ بی بی تھا۔ اور جو ایمہ ضلع ہوشیارپور کی تھیں۔

ملازمت سے فارغ ہو کر جب آپ قادیان واپس تشریف لائے۔ تو پھر زمینداری کاموں کی نگرانی میں مصروف ہو گئے۔ مگر ان ایام میں بھی آپ کا اکثر وقت قرآن کریم پر تدبر اور حدیثوں۔ تفسیروں اور تصوف کی کتابوں کے مطالعہ میں گزرتا تھا۔

کئی ماہ مسلسل روزے

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ نے آٹھ نو ماہ مسلسل روزے رکھے۔ آپ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہلبیت رسالت کو بجالاؤں سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا۔ اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دیدیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ . . . . غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا"!

جوبات ۱۹۱۶ء میں جائز تھی وُہ ۱۹۴۲ء میں کیوں "بچوں کا کھیل" بن گئی

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ ہمارے واجب الاحترام مخیر بزرگ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کو مؤکد بعذاب حلف کا انعامی چیلنج دے رکھا ہے۔ اور اس طرح جو اختلافی مسائل گزشتہ ۲۸ برس سے ہمارے درمیان بحث و مجادلہ کا موضوع بنے چلے آرہے ہیں۔ ان کے فیصلہ کی نہائت آسان سادہ اور فیصلہ کن راہ غیر مبایعین کے سامنے دکھ دی ہے۔

اس عظیم الشان انعامی چیلنج سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ عذر پیش فرمایا ہے۔ کہ "جہاں تک مجھ سے حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ ہے۔ میں اس کے لئے صرف ایک بات چاہتا ہوں یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے۔ اسکی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے آخر بھلا مذہب بچوں کا کھیل تو نہیں۔ کہ جو شخص جو بات چاہے مونہہ سے نکالدے"۔

اس عذر کے جواب میں الفضل کی طرف سے نیز حضرت سیٹھ صاحب کی طرف سے یہ بات واضح کی جاچکی ہے۔ کہ اس طریق فیصلہ کی سب سے بڑی سند خود حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز عمل ہے۔ جن سے بڑھ کر بلا شک وشبہ گزشتہ تیرہ سو برس میں قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

اس وقت میں ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اس طریق فیصلہ کے متعلق اگر کوئی اور شخص قرآن و حدیث کی سند طلب کرتا تو خیر ایک بات تھی۔ لیکن غیر مبائعین کے امیر کا تو کوئی حق نہیں۔ کہ ایسا مطالبہ پیش کرے۔ کیونکہ خود ان کی پارٹی اس طریق فیصلہ کو صحیح و درست اور قرآن و حدیث کے مطابق تسلیم کر چکی ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۶ء میں جب مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے بعض لوگوں کی شہہ پر اس قسم کا مطالبہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ تو جملہ غیر مبایعین نے بڑے زور و شور سے اس کی تائید کی۔ اور ان میں سے کسی نے بھی اسے قرآن و حدیث کے خلاف کہنے کی جرأت نہ کی تھی۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کو یاد نہ رہا ہو۔ تو وہ ۱۹۱۶ء کا پیغام صلح کا فائل نکال کر دیکھ لیں۔ اس میں انہیں "جماعت محمودیہ کی روحانی موت" کے عنوان کے نیچے مندرجہ ذیل سطور لکھی ہوئی نظر آجائیں گی۔ "انہوں نے (مراد سید محمد احسن صاحب ناقل) ایک ایسے شخص کو جو حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف نبوت کاملہ کا ادعا منسوب کرتا ہے۔ کھلے طور پر میدان مباہلہ میں نکلنے کے لئے للکارا اور پکار پکار کر کہا۔ کہ "اگر کسی احمدی میں جرأت ہے تو وہ بذریعہ اشتہار تحدی کرے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کو نبی کامل اعتقاد کرتا ہوں۔ اور حلفیہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ آپ نبی کامل تھے ظلی نبی نہیں تھے۔ نہ جزدی نبی تھے۔ اگر اس اعتقاد میں جھوٹا ہوں تو ہلاک ہو جاؤں۔ صرف اخباروں کے ذریعے سے خلاف اصول اسلام کے کچھ نہ کچھ لکھتے جانا پرپشہ کے برابر بھی نہیں۔ اور میری موت اسی مقابلہ کے ماتحت نہیں ہوئے گی۔ کیونکہ میں اسی سال سے متجاوز ہو گیا ہوں . . . اگر اشتہار نبی کامل کا لحلف معینہ نہ دو تو یہ غلو ترک کر دو"۔ پھر کیا میاں صاحب میں یہ جرأت ہے۔ کہ وہ اس دعوت کو قبول کریں۔ اور اگر وہ اپنے عقائد کو سچ یقین کرتے ہیں۔ تو ہمت کر کے میدان میں آئیں۔ جس سے سچے اور جھوٹے میں ایک کھلا کھلا امتیاز قائم ہو جائے"

(ایڈیٹوریل پیغام ۸ اگست ۱۹۱۶ء)

قارئین مندرجہ بالا سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ ان میں نہ قرآن و حدیث کی کوئی سند بیان کی گئی ہے۔ اور نہ یہ اقرار کیا گیا ہے۔ کہ ایسے حلف کی صورت میں جملہ غیر مبایعین اپنے مسلک کو چھوڑ دینگے آخر آج جو بات غیر مبایعین کی نظروں میں قرآن و حدیث کی سند سے عاری اور "بچوں کا کھیل" بنی ہوئی ہے۔ وہ آج سے ۲۶ برس قبل کیونکر سراسر جائز اور درست بن گئی تھی۔ کیا یہی وہ "اصول پرستی" ہے۔ جس کی تلقین پیغام صلح ہمیں کیا کرتا ہے۔

قارئین غور فرمائیں کہ حضرت سیٹھ صاحب کے چیلنج میں دو ہی باتیں ہیں۔ اول ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسئلہ پر اپنے مسلک کی تائید میں حلف۔ دوم جھوٹا ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے عذاب نازل کرنے کی دعا اور یہی دو باتیں مولوی محمد احسن صاحب کے اس چیلنج میں موجود ہیں۔ جس کی پیغام صلح نے بڑے زور و شور سے بار بار تائید کی ہے۔ اب غیر مبایعین انصافاً عقلاً اور ایماناً بتائیں کہ جب وہ خود ہی ایک وقت میں اس طریق فیصلہ کی تائید کر چکے ہیں۔ تو آج ان کے امیر آخر کونسی دلیل اور کونسی منطق کی رو سے اسے بچوں کا کھیل قرار دے رہے ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب براہ کرم بتائیں۔ کہ (۱) ۱۹۱۶ء میں جب مولوی محمد احسن صاحب نے یہ طریق فیصلہ شائع کیا تھا۔ تو کیا آپ نے ان سے قرآن یا حدیث کی کوئی سند دریافت کر لی تھی۔ (۲) اگر دریافت کر لی تھی۔ تو اس سند کو کیوں آج کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اور کیوں ہم سے اس کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ (۳) اگر اس وقت اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ تو آخر ہمارے پیشکردہ طریق فیصلہ میں کونسی نئی بات موجود ہے جو آپ کے نزدیک قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اور جو مولوی محمد احسن صاحب نے پیش نہیں کی تھی۔ (۴) اگر کوئی فرق نہیں تو آپ نے کیوں ۱۹۱۶ء میں اس "بچوں کے کھیل" کی تائید کرنے کی

گوشت بطور غذا بہترین چیز ہے

اسلام ایک مکمل اور جامع مذہب ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ اور یہ خصوصیت اسے دنیا کے تمام دیگر ادیان سے ممتاز و سرفراز کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سے چودہ صدیاں قبل اسلام نے جو بھی ہدایات دیں۔ اور بنی نوع انسان کے لئے جو راہ تجویز کی۔ وہ پتھر کی لکیر ہے۔ جو کبھی نہیں مٹ سکتی۔ دنیا کے علوم اور سائنس کے انکشافات۔ اور ماہرین فنون کی موشگافیوں کا سلسلہ کہاں سے کہاں جا پہنچا۔ لیکن کیا مجال جو اسلام کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ بات بھی غلط ثابت ہو سکی ہو۔ غور فرمائیے۔ کہ کیا یہ بات کسی اور مذہب میں نظر آتی ہے۔

معاشرتی ضابطہ میں اسلام نے گوشت خوری کی اجازت دی ہے۔ بلکہ اسے اتنا پسندیدہ قرار دیا ہے۔ کہ مسلمانوں میں گوشت کو سید الکلام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ایک طبقہ بلکہ ایک پوری قوم کی قوم صدیوں تک اس پر معترض رہی۔ اور گوشت خوری کی مذمت کرتی رہی۔ اور گو اس سے تعلق رکھنے والے بعض پرانے خیالات کے لوگ آج بھی گوشت خوری کے خلاف ہیں مگر تعلیم یافتہ طبقہ اس مخالفت کی لغویت محسوس کر چکا ہے۔ اور نئی علمی تحقیقاتوں کے آگے اس کی فرسودگی ایسی آشکار ہو چکی ہے۔ کہ اب اس پر بحث و مناظرے بہت کم سننے میں آتے ہیں۔ گوشت خوری کی تائید میں بعض شہادات ملاحظہ فرمائیے

ڈاکٹر اے لوریںڈ نے اپنی تصنیف Health Through Rational Diet میں لکھا ہے۔ کہ جو قومیں صرف سبزی ترکاری پر گزارہ کرتی ہیں وہ بہادر اور جفاکش نہیں ہوتیں۔ ان میں زندگی یا چستی کی بھی کمی ہوتی ہے۔ کیونکہ چربی جو تمام خوراکوں کا عطر ہوتی ہے۔ اور جس سے بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ ان کی خوراک میں مفقود ہوتی ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ نسبتاً کم تعداد میں گوشت خور برطانویوں۔ اور ولندیزیوں نے لکھو کھا دال چاول کھانے والوں کو غلام بنا لیا۔"

سر ہربرٹ سپنسر نے اپنی تصنیف "ایجوکیشن" میں لکھا ہے۔ کہ گوشت خور انگریز مزدور بر اعظم کی دوسری کم گوشت خور یا ادنیٰ غذا کھانے والی قوم کے مزدوروں سے زیادہ قابل ہوتے ہیں۔ اتنے زیادہ قابل کہ انگریز ٹھیکیدار انہیں دوسرے ممالک میں بھی ساتھ لے جانا سود مند سمجھتے ہیں۔ یہ خوراک کا فرق ہے نسل کا نہیں۔ خوراک نے ایک قوم کو دوسری قوم پر فوقیت بخش دی ہے۔ گوشت نہ کھانے سے جسم اور دل دونو میں جسمی قوت اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔ ...... گوشت زیادہ طاقت اور چستی بخشتا ہے۔" علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔ کہ گوشت خور قوموں کی شرح اموات گوشت نہ کھانے والی قوموں کی نسبت کم ہوتی ہے۔ اور شرح پیدائش زیادہ۔ چنانچہ امپیریل گزیٹ آف انڈیا جلد اول صفحہ ۵۳۰ بابت ۱۹۰۷ء میں اس بات کے ثبوت میں حسب ذیل اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں:-

"۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء کے عرصہ میں مسلمانوں کی شرح اموات پنجاب۔ یو پی مدراس۔ بمبئی اور لوئر برما کے ہندوؤں سے کم تھی۔ اور ۱۸۹۱-۹۷ء کے درمیانی عرصہ میں بنگال کے ہندوؤں سے بھی کم تھی۔ دیسی فوج میں ۱۸۹۵-۹۹ء میں ہندوؤں کی شرح اموات ۸.۸ اور مسلمانوں کی ۶.۳ تھی۔

یہ بھی لکھا ہے کہ "پلیگ میں بھی مسلمان اور عیسائی ہندوؤں کی نسبت کم مرتے ہیں اور اس کی وجہ بھی خوراک کا فرق ہے۔"

پنجاب بورڈ آف اکانومک انکوائری کی رپورٹ میں جو ستمبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی۔ لکھا ہے کہ "مذہب کے اعتبار سے مسلمانوں کی شرح پیدائش ہندوؤں سے زیادہ ہے۔ اور ہندوؤں کی سکھوں سے زیادہ۔ مگر باہیں شرح زندگی مسلمانوں اور سکھوں کی ہندوؤں سے زیادہ ہے۔"

حال میں پنڈت امرسنگھ صاحب ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور نے "گوشت خوری پر خیالات" کے نام سے ایک انگریزی کتاب شائع کی ہے۔ جس میں گوشت خوری کی تائید میں ویدوں۔ بشاستروں اور دیگر ہندو دھرم کی کتابوں۔ نیز سکھوں کی مذہبی

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب نوٹ فرمالیں!

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ بہت جلد اپنا اپنا چندہ ارسال فرما دیں۔ جن اصحاب کی طرف سے ۷ مئی تک چندہ ادا نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں مئی کے دوسرے ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ نمبر بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔

منیجر

۱۳۹- ایس ایس جیلانی صاحب
۵۰۱- چوہدری محمد حسین صاحب
۹۱۶- چوہدری نور محمد صاحب
۶۷۲- غلام محمد صاحب۔
۷۵۷- چوہدری عزیز الرحمن صاحب
۷۵۹- چوہدری بشیر احمد صاحب
۷۶۶- مہر نواب محمد خاں صاحب
۷۷۱- چوہدری طفیل احمد صاحب
۷۷۴- اہلیہ میر ظہور الحسن صاحب
۸۰۲- عبدالرحیم صاحب
۸۲۰- خواجہ ظہور الدین صاحب
۹۱۶- علی محی الدین صاحب
۹۱۹- چوہدری بشارت علی خاں صاحب
۹۳۶- غازی محمد اسمعیل صاحب
۱۰۱۳- ایم۔ ڈی مظفر محمود صاحب
۱۰۱۸- شاہ محمد صاحب۔
۱۰۲۷- قاضی عبدالخالق صاحب
۱۰۳۰- ستار بخش صاحب
۱۰۴۱- محمد عبدالرحمن صاحب
۱۰۹۳- مولوی محمد اسمعیل صاحب
۱۰۹۶- ماسٹر کرم الٰہی صاحب

۱۰۹۹- عطاء الرحمن صاحب۔
۱۱۰۰- اللہ داد خان صاحب۔
۱۱۰۱- صفیہ بیگم صاحبہ۔
۱۱۰۲- شہاب الدین صاحب۔
۱۱۰۴- خواجہ حسین علی صاحب۔
۱۱۰۵- ڈاکٹر عزیز الدین صاحب۔
۱۱۰۶- ماسٹر عبدالرحمن صاحب۔
۱۱۰۷- ایم عبدالرشید صاحب
۱۱۱۱- بابو سردار احمد صاحب۔
۱۱۱۴- قاضی محمد شفیق صاحب۔
۱۱۱۵- شیخ فضل الٰہی صاحب۔
۱۱۱۷- مولانا عبدالشکور صاحب
۱۱۱۸- محمد اسماعیل صاحب۔
۱۱۱۹- نوازش علی صاحب
۱۱۲۰- عبدالمجید خان صاحب۔
۱۱۲۱- عبدالغنی صاحب۔
۱۱۲۴- فقیر اللہ صاحب۔
۱۱۲۷- محمد سیفور خان صاحب۔
۱۱۴۰- چوہدری غلام نبی صاحب
۱۱۵۶- رحمت اللہ صاحب۔
۱۱۹۳- فضل الٰہی صاحب۔
۱۱۹۴- عبدالعزیز صاحب۔
۱۲۱۳- سید عباس حسین صاحب

۱۲۲۶- محمد یار خان صاحب۔
۱۲۲۸- چوہدری محمد نواز صاحب
۱۲۳۴- منیر احمد صاحب۔
۱۲۳۵- سلطان صلاح الدین صاحب
۱۲۳۶- غلام قادر صاحب۔
۱۲۳۹- چوہدری مولا بخش صاحب
۱۲۴۳- غلام مرتضےٰ صاحب۔
۱۲۴۷- چوہدری عصمت اللہ صاحب
۱۲۴۹- سید محمد علی شاہ صاحب
۱۲۵۲- شریف احمد صاحب
۱۲۶۸- محمد نواز خان صاحب۔
. . . .
۱۳۲۰- رحمت الٰہی صاحب۔
۱۳۶۹- ایم۔ اے رشید صاحب
۱۳۷۰- مولوی عبدالحلیم صاحب
۱۳۹۰- مرزا عبدالحفیظ صاحب
۱۴۰۴- ڈاکٹر محمود صاحب۔
۱۴۲۶- خواجہ ایم۔ اے غنی صاحب
۱۴۲۷- مولوی محمد صادق صاحب
۱۴۳۵- صوفی کریم بخش صاحب

کتابوں سے بہت سے حوالہ جات جمع کئے ہیں۔ نیز کئی مشہور ڈاکٹروں۔ اور دیگر اہل الرائے لوگوں کی آراء بھی دی گئی ہیں۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ "اہنسا" ناقابل عمل چیز ہے۔ اور ہندو اپنی خوراک میں گوشت کا اضافہ کئے بغیر مضبوط قوم نہیں بن سکتے۔ پنڈت جی نے لکھا ہے کہ اہنسا کی فلاسفی کی تبلیغ ہندوستان میں عرصہ سے کی جارہی ہے اور اس کے تلخ تجربات کا ہندو صدیوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کی فوجی اور شجاعانہ سپرٹ کو جینیوں اور بودھوں اور وشنوؤں کی اہنسا نے ہی انجام کار مار ڈالا"

اسی طرح کے اور خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور گاندھی جی نے عدم تشدد کے جس فلسفہ کو ہندوستان کی نجات کا ذریعہ قرار دے رکھا ہے۔ اس کے بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد مصنف نے لکھا ہے۔ "کیا یہ پاگل پن نہیں ہے کیا یہ جینیوں کی سی کم حوصلگی نہیں جس نے ہندوؤں کو مسلم حملہ آوروں کے سامنے لیٹ جانے پر آمادہ کیا تھا" وغیرہ وغیرہ۔

مختصر یہ ہے کہ دور حاضرہ کی علمی ترقیات نے آج یہ بات پایۂ ثبوت پہنچا دی ہے۔ کہ اسلام نے خوراک کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ وہی افضل ترین ہے۔

جسمانی نسلوں کی حفاظت کا ذریعہ قربانیاں ہیں

فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے بندے جو اس کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کو ہم نے آجتک مٹتے نہیں دیکھا۔ بلکہ جب اُن کی قربانیاں انتہاء کو پہنچ جاتی ہیں۔ تو بسا اوقات خدا تعالیٰ ان کی جسمانی نسلوں کی بھی حفاظت کرتا ہے"

احباب کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا دور دس سال تک ہے جس کا آٹھواں سال جارہا ہے حصہ لینے والے احباب کرام سے درخواست ہے کہ ہر وہ شخص جو اسمیں شامل ہے نہ صرف گذشتہ سالوں کی کمی کا ہی ازالہ کر کے متواتر حصہ لینے والے سپاہیوں میں شامل ہو جائے۔ بلکہ سال ہشتم کا چندہ اول تو اسی ماہ اپریل میں ادا کر کے سابقون میں شامل ہو جائے ورنہ ۳۱ مئی کی تاریخ تک ضرور ادا کر لے کیونکہ ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے سابقون میں شامل ہونے کی یہ آخری حد ہے۔ والسلام

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

خطبہ نمبر کے خریداروں کی خدمت میں

چونکہ اس ہفتہ خطبہ جمعہ میسر نہیں آسکا۔ لہٰذا خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں یہ پرچہ ارسال ہے۔ آئندہ جو بھی خطبہ جمعہ شائع ہوا۔ انکی خدمت میں بھیج دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

مینیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مورخہ یکم مئی ۱۹۴۲ء سے مندرجہ ذیل اہم تبدیلیاں کی جائیں گی:-

A

نمبر شمار	گاڑیاں اسوقت جن اسٹیشنوں کے درمیان چلتی ہیں	گاڑیوں کا نمبر	مورخہ یکم مئی ۱۹۴۲ء سے تبدیلیاں
۱	لاہور اور پشاور چھاؤنی کے درمیان	۵۷ اَپ ایکسپریس	یہ گاڑی لاہور سے بجائے ۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہونے کے ۲۰ بجکر ۵۵ منٹ پر چلیگی۔ اور پشاور چھاؤنی بجائے ۱۰ بجکر ۲۰ پر پہنچنے کے ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر پہنچے گی۔
۲	لاہور اور راولپنڈی کے درمیان	۱۹ اَپ ایکسپریس	یہ گاڑی لاہور سے بجائے ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر روانہ ہونے کے ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ پر چلے گی۔ اور راولپنڈی بجائے ۱۸ بجکر ۴۰ منٹ کے ۱۹ بجکر ۳۰ منٹ پر پہنچے گی۔
۳	″ ″ ″ ″	۳۵ اَپ ایکسپریس	یہ گاڑی لاہور سے موجودہ وقت کے مطابق ۲۱ بجکر ۵۵ منٹ پر چلے گی۔ اور راولپنڈی بجائے ۶ بجکر ۲۵ منٹ کے ۷ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے گی۔
۴	راولپنڈی اور لاہور کے درمیان	۲۰ ڈاؤن ایکسپریس	یہ گاڑی راولپنڈی سے بجائے ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ کے ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہوگی اور لاہور بجائے ۱۸ بجے کے ۱۷ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔
۵	″ ″ ″	۳۶ ڈاؤن ایکسپریس	یہ گاڑی راولپنڈی سے بجائے ۲۱ بجکر ۱۵ منٹ کے ۲۱ بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور بجائے ۵ بجکر ۳۰ منٹ کے ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر پہنچے گی۔
۶	لاہور اور کالکا کے درمیان	۱۲ ڈاؤن شملہ میل	یہ گاڑی لاہور سے بجائے ۲۱ بجکر ۳۰ منٹ کے ۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور کالکا موجودہ وقت کے مطابق ہی ۵ بجکر ۳۲ منٹ پر پہنچے گی۔
۷	کراچی شہر اور لاہور کے درمیان	۷ اَپ میل	یہ گاڑی کراچی شہر سے بجائے ۱۸ بجکر ۱۰ منٹ کے ۱۷ بجکر ۲۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور موجودہ وقت کے مطابق ہی ۱۸ بجے پہنچے گی۔
۸	دہلی اور کالکا کے درمیان	۱ اَپ میل	یہ گاڑی دہلی سے بجائے ۲۲ بجکر ۱۰ منٹ کے ۲۲ بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور کالکا بجائے ۴ بجکر ۵۵ منٹ کے ۶ بجکر ۱۸ منٹ پر پہنچے گی۔
۹	کالکا اور دہلی کے درمیان	۲ ڈاؤن میل	یہ گاڑی کالکا سے بجائے ۲۳ بجکر ۲۵ منٹ کے ۲۳ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور دہلی بجائے ۶ بجکر ۱۵ منٹ کے ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔
۱۰	لائلپور اور ماڑی انڈس کے درمیان	۴۵۷ اَپ اینڈ ۴۵۸ ڈاؤن	یہ گاڑیاں لائلپور اور ماڑی انڈس کے درمیان منسوخ کر دی گئی ہیں۔

B مزید گاڑیاں

گاڑی کا نمبر	روانگی کا اسٹیشن	پہنچنے کا اسٹیشن
۱۱۵ اَپ	امرتسر سے روانگی ۱۴ بجکر ۴۵ منٹ پر	لاہور آمد ۱۶ بجکر ۲۰ منٹ

C جو گاڑیاں بڑھائی گئی ہیں

۱	۳۲۰ ڈاؤن	امرتسر۔ پٹھانکوٹ	یہ گاڑی لاہور سے بڑھا دی گئی ہے۔
۲	۴۳۳/۴۳۲ ڈاؤن	جالندھر شہر اور خانیوال	یہ گاڑی ملتان چھاؤنی تک بڑھا دی گئی ہے۔
۳	۳۴۵ اَپ	خانیوال۔ وزیر آباد	یہ گاڑی ملتان چھاؤنی سے بڑھا دی گئی ہے۔

D نئے اتصال

۱۔ ۳ ڈاؤن پشاور چھاؤنی سے آنیوالی گاڑی کا میل ۳۴۴ ڈاؤن لائل پور۔ خانیوال والی گاڑی سے وزیر آباد اسٹیشن پر ہوا کرے گا۔

۲۔ ۲۰ ڈاؤن راولپنڈی سے آنیوالی گاڑی کا میل ۸۰ ڈاؤن شورکوٹ روڈ کو جانیوالی گاڑی سے اسٹیشن لالہ موسیٰ پر اور ۳۱۵ اَپ نارووال کو جانیوالی گاڑی سے شاہدرہ باغ کے اسٹیشن پر ہوا کرے گا۔

۳۔ ۳۱۲ ڈاؤن چک امرو سے آنیوالی۔ ۴ ڈاؤن پشاور چھاؤنی سے آنیوالی اور ۷۵ اَپ دہلی سے آنیوالی گاڑیوں کا میل ۴۴ ڈاؤن کوئٹہ سے آنیوالی گاڑی کے ساتھ اسٹیشن لاہور پر ہوا کریگا۔

۴۔ ۲۹۴ ڈاؤن سیالکوٹ سے آنیوالی گاڑی کا میل ۳۴۴ ڈاؤن لائل پور اور خانیوال کو جانے والی گاڑی کے ساتھ وزیر آباد اسٹیشن پر ہوا کرے گا۔

۵۔ ۲۷ اَپ وزیر آباد سے آنیوالی گاڑی کا میل ۲۹۷ اَپ نارووال کو جانیوالی گاڑی کے ساتھ اسٹیشن سیالکوٹ پر ہوا کرے گا۔

E نئے ٹھہراؤ۔

۱ - ۳ اَپ اور ۴ ڈاؤن کا حسن ابدال کے اسٹیشن پر ۔
۲ - ۹ اَپ اور ۱۰ ڈاؤن کا کوٹ لالو بندھی اور بوچیری کے اسٹیشنوں پر ۔
۳ - ۲۰ ڈاؤن کا ریالہ خورد کے اسٹیشن پر ۔
۴ - ۹۹ اَپ اور ۱۰۰ ڈاؤن کا قائم والہ۔ جیت سنگھ والہ اور گوتھ نور محمد کے اسٹیشنوں پر

F جونئی تھرو گاڑیاں جاری کی جائیں گی۔

جن اسٹیشنوں کے درمیان چلیں گی	گاڑیوں کا نمبر	اوقات	جگہ
لاہور اور جموں توی کے درمیان	۳۷ اَپ ۲۹ اَپ	لاہور سے ۲۱ بجکر ۳ منٹ پر روانہ ہوگی جموں توی ۷ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی	اوّل۔ دوئم۔ درمیانہ اور تیسرے درجہ کے لئے
جموں توی اور لاہور کے درمیان	۲۹۱ ڈاؤن ۳۴ ڈاؤن	جموں توی سے ۱۸ بجے روانہ ہوگی۔ اور لاہور ۳ بجکر ۲۵ منٹ پر پہنچے گی	″ ″ ″ ″ ″ ″

G میل اور ایکسپرس گاڑیوں میں درمیانہ اور تیسرے درجہ کی بکنگ پر پابندیاں۔

گاڑیوں کا نمبر	جو پابندیاں عاید کی گئی ہیں۔
۵ اَپ کلکتہ پنجاب میل سہارنپور سے لاہور تک	تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس یکصد میل سے کم فاصلے کا مین لائن پر ٹکٹ ہوگا۔ وہ سہارنپور اور لاہور کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔
۶ ڈاؤن پنجاب کلکتہ میل لاہور سے سہارنپور کے درمیان	تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس یکصد میل سے کم فاصلے کے مین لائن پر ٹکٹ ہوں گے وہ لاہور اور سہارنپور کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔
۳ اَپ فرنٹیر میل دہلی سے پشاور چھاؤنی تک (براستہ غازی آباد۔ سہارنپور اور انبالہ چھاؤنی)	تیسرے درجہ کے مسافر دہلی اور لدھیانہ کے درمیان اور لالہ موسیٰ اور راولپنڈی کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔
۴ ڈاؤن فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی تا دہلی (براستہ انبالہ چھاؤنی۔ سہارنپور اور غازی آباد)	(۱) تیسرے درجہ کے مسافر راولپنڈی اور لالہ موسیٰ کے درمیان اور لاہور اور دہلی کے درمیان سفر نہیں کر سکینگے۔ (۲) تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلہ کا مین لائن پر ٹکٹ ہوگا۔ لاہور اور لالہ موسیٰ کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔
۷ اَپ کراچی میل کراچی شہر تا لاہور	(۱) تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۱۵۰ میل سے کم فاصلہ کا مین لائن پر ٹکٹ ہوگا۔ وہ کراچی شہر اور خان پور کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔ (۲) تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلے کے مین لائن پر ٹکٹ ہوں گے۔ منٹگمری اور لاہور کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔
۸ ڈاؤن کراچی میل لاہور تا کراچی شہر	(۱) تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۱۵۰ میل سے کم فاصلہ کے مین لائن پر ٹکٹ ہوں گے۔ خان پور اور کراچی کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔ (۲) تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلہ کے مین لائن پر ٹکٹ ہوں گے۔ لاہور اور منٹگمری کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔

(نوٹ) ۷ اَپ اور ۸ ڈاؤن کراچی لاہور میل گاڑیوں کیواسطے کراچی شہر اور مالیر کے درمیانی اسٹیشنوں کے لئے مقامی طور پر درمیانہ درجہ کے ٹکٹ جاری نہیں کئے جائینگے ۔

گاڑیوں کا نمبر	جو پابندیاں عاید کی گئی ہیں۔
۹ اَپ کوئٹہ میل کراچی شہر تا کوئٹہ ۔	درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلہ کے مین لائن ٹکٹ ہونگے سفر نہیں کر سکینگے ۔
۱۰ ڈاؤن کوئٹہ میل کوئٹہ تا کراچی شہر	درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلہ کے مین لائن پر ٹکٹ ہونگے سفر نہیں کر سکینگے ۔
۱۵ اَپ ایکسپرس دہلی تا لاہور۔	تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس یکصد میل سے کم فاصلہ کے مین لائن پر (دہلی۔ بٹھنڈہ اور لاہور) کے ٹکٹ ہوں گے بٹھنڈہ اور لاہور کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔
۱۶ ڈاؤن ایکسپرس لاہور تا دہلی۔	تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس یکصد میل سے کم فاصلہ کے مین لائن پر (لاہور۔ بٹھنڈہ اور دہلی) کے ٹکٹ ہوں گے۔ وہ لاہور اور بٹھنڈہ کے درمیان سفر نہیں کر سکیں گے ۔

H مورخہ ۳۰ ر اپریل ۱۹۴۲ء اور یکم مئی ۱۹۴۲ء کی درمیانی رات کو گاڑیاں حسب ذیل اوقات پر چلیں گی :-

۱ - موجودہ ۴۷ ڈاؤن ڈیرہ دون پسنجر ۳۰ ر اپریل ۱۹۴۲ء کو بطور ۱۸ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپرس لاہور سے ۱۷ بجے روانہ ہوگی اور وہ لاہور امرتسر کے درمیان گورو سر سٹلانی کے اسٹیشن کے سوا اُن تمام اسٹیشنوں پر ٹھہرے گی۔ یکم مئی ۱۹۴۲ء اور بعدہٗ یہ اپنے نئے اوقات کے مطابق چلا کرے گی ۔

۲ - ۱۸ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپرس جو اسوقت لاہور سے ۲۱ بجکر ۵۰ منٹ پر چلتی ہے مورخہ ۳۰ ر اپریل ۱۹۴۲ء کو بطور ۴۷ ڈاؤن ڈیرہ دون پسنجر نئے وقت کے مطابق لاہور سے ۲۱ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی ۔

۳ - ۱۲ ڈاؤن شملہ میل جو اسوقت لاہور سے ۲۱ بجکر ۳۰ منٹ پر چلتی ہے مورخہ ۳۰ ر اپریل ۱۹۴۲ء کو لاہور سے ۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر چلے گی اور آگے چلکر نئے اوقات کے مطابق ہو جائے گی ۔

۴ - ۳۲۰ ڈاؤن پسنجر ٹرین مورخہ ۳۰ ر اپریل ۱۹۴۲ء کو ۲۱ بجکر ۵۵ منٹ پر سواریاں لے گی ۔ دیگر گاڑیوں میں تبدیلیوں کے لئے ریلوے کے ٹائم اور فیئر ٹیبل جس پر مورخہ یکم مئی ۱۹۴۲ء سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ اور جو اسوقت ریلوے کی بک سٹالوں پر بموازی ۳ ر آنے کو ملتا ہے۔ ملاحظہ کریں ۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

درخواست ہائے دُعا۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کی اہلیہ صاحبہ امرتسر ہسپتال میں لڑکی پیدا ہونے کے بعد بہت بیمار ہیں۔ مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اصلاح سری نگر کی والدہ صاحبہ کو آنکھوں میں کچھ عرصہ سے تکلیف ہے۔ حاجی غلام احمد صاحب کریام سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ منشی کظیم الرحمن صاحب کارکن نظارت امور عامہ کی لڑکی امۃ الاعلےٰ بیمار ہے۔ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ زوجہ شیخ فضل حق صاحب قادیان کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کا لڑکا رفیق احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت جناب چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج بہادر پٹھان کوٹ

دعوےٰ یا اپیل دیوانی نمبر ۱۱۲

بابو آتما رام سکنہ پٹھان کوٹ بنام مسٹر بی۔ اے شیخ۔ پروپرائٹر بی ڈیویلپمنٹ کارپوریشن آف انڈیا سکنہ لاہور ۱۰ ایمپی میو روڈ لاہور۔ و شیخ مولا بخش ٹھیکہ دار سکنہ گوال منڈی سٹریٹ لاہور مدعا علیہم۔

دعویٰ ۳۹۸ روپے ۱۳ آنے۔ بنام مسٹر بی اے شیخ و شیخ مولا بخش مدعا علیہم مذکور مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسٹر بی اے شیخ و شیخ مولا بخش مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ھذا بنام مسٹر بی اے شیخ و شیخ مولا بخش مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ مسٹر بی اے شیخ و شیخ مولا بخش مذکوران ۱۲/۵/۴۲ کو مقام پٹھان کوٹ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوں گے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۵/۴/۴۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سٹاک ہالم ۲۳ اپریل۔ جرمنوں نے کاکیشیا پر بمباری شروع کر دی ہے سٹاپول کرچ اور مین سکیلے کی بندرگاہوں پر انہوں نے بم گرائے۔ باکو ریلوے پر بھی کئی مقامات پر گولہ باری کی گئی۔

مدراس ۲۳ اپریل۔ آج بعد دوپہر مسٹر راجگوپال اچاریہ کی صدارت میں اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے سفارش کی گئی۔ کہ جب ہندوستان کا نیا آئین بنانے کا وقت آئے۔ اور مسلمان علیحدگی کے مطالبہ پر اصرار کریں۔ تو مسلم لیگ کا علیحدگی کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ نیز موجودہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے نیشنل گورنمنٹ کے قیام کی خاطر مسلم لیگ سے سمجھوتہ کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے اسے بات چیت کرنے کی دعوت دی جائے۔ ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ ملک کے اس حصہ کی یہ آواز ظاہر کی گئی۔ کہ اس نازک مرحلہ پر مدراس میں نمائندہ حکومت قائم ہونی چاہیئے جو ایسے حالات پیدا کرے جن کے نتیجہ میں لوگ جنگ کے بارہ میں اپنے فرائض ادا کر سکیں۔ اس نمائندہ حکومت میں مسلم لیگ کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔ آخر میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وزارتوں کے معاملہ میں کانگرس کی آل انڈیا پالیسی کے قطع نظر مدراس لیجسلیچر پارٹی کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ مذکورہ بالا کارروائی کرنے کے متعلق مناسب قدم اٹھائے۔

ملبورن ۲۳ اپریل۔ ابراوتی کے محاذ پر کل سارا دن لڑائی ہوتی رہی۔ جاپانیوں نے نیانگ گوانگ کے محاذ پر جوابی حملے کئے۔ جنہیں ہماری فوجوں نے ناکام بنا دیا۔ پنجانگ کے محاذ پر ہماری فوجوں کو کچھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ نئی دہلی سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیانگ گرانگ کے علاقہ میں مزید لڑائی نہیں ہوئی۔ مغرب میں ٹونگو۔ ونگیٹ کے رقبہ سے ہماری فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ یہاں کے ڈپلومیٹک حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حالات زیادہ نازک ہوئے۔ تو عین ممکن ہے۔ امریکہ میں فرانس کا سونا ضبط کر لیا جائے اس کی نوآبادیات پر قبضہ کر لیا جائے اور اس کے ساتھ سیاسی تعلقات ختم کر دیئے جائیں۔

طہران ۲۳ اپریل۔ ایران گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایران۔ انگلینڈ اور روس کے معاہدہ کے مطابق اتحادی ملک ہے۔ محوری طاقتوں کا پراپیگنڈہ اور محوری باشندوں کا چھپ کر رہنا ملک کی بہتری اور اس کے قانون کے خلاف ہے اس لئے محکمہ پولیس مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرے گا۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر نوآبادیات نے بتایا کہ جب سے جاپانی فوجیں ملایا پر قابض ہوئی ہیں۔ ملایا کے لوگوں کے متعلق ہمیں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ہم ایسی اطلاعات حاصل کرنے کے لئے سخت دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ آج ہوس آف کامنز میں بتایا گیا۔ کہ جنگ چھڑنے کے وقت مشرق بعید میں فرانس کے نو تجارتی جہاز تھے۔ جن کا مجموعی وزن ۸۵ ہزار ٹن تھا۔ جاپان نے غالباً ان جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۲۴ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کالینن کے محاذ پر جرمن توپوں اور ٹینکوں کا حملہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ اس حملہ میں نو سو جرمن سپاہی کام آئے۔

ایک دوسرے محاذ پر دو سو جرمن ہلاک ہوئے اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ روسی ٹینک جرمن مقبوضہ دیہات میں گھس گئے۔ اور دشمن کی کئی چوکیوں کو تباہ کر دیا

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ مسٹر روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ کرنل لوئیس جانسن نے آج رات دہلی سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ ہماری منزل مقصود سوائے فتح کے اور کوئی نہیں۔ ہم اپنے تمام ذرائع اور تمام تر طاقت سے دشمن کی مزاحمت کریں گے۔ ہم ایک بار تلوار کو میان سے نکال چکے ہیں اب یہ اسی وقت رکے گی جب مکمل فتح حاصل ہو جائے گی۔ آپ نے کہا۔ امریکہ ہندوستان کی مدد چاہتا ہے۔ اور میں امریکہ کے لئے اس جنگ کو جیتنے کی غرض سے ہندوستانیوں سے مدد کی اپیل کرتا ہوں۔

مدراس ۲۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جس فوری خطرہ کے پیش نظر مدراس گورنمنٹ نے سیکرٹریٹ اور دیگر دفاتر باہر بھیجے تھے۔ چونکہ اب دور ہو چکا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے دفاتر کے ضروری حصوں کو پھر مدراس شہر میں واپس بلا لیا ہے۔

مدراس ۲۳ اپریل گورنمنٹ کی طرف سے لوگوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ شہر میں بعض پرانے مکانات اور دیواروں کو گرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس پر عمل اسی وقت ہو گا۔ جب فوجی حکام ایسا کرنا ضروری سمجھیں گے۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۳۰ اپریل کے بعد کھانڈ کے کارخانہ کا کوئی مالک اپنی کھانڈ نہ تو کسی عام شخص کے ہاتھ بیچ سکے گا۔ نہ سودا کر سکے گا۔ اور نہ ہی اس تاریخ سے پہلے کسی کھانڈ کے سودے کی ڈیلیوری دے سکے گا۔ اسے صرف (۱) منظور شدہ تاجر کے پاس کھانڈ بھیجنی ہو گی یا (۲) ایسے شخص کے پاس جسے کنٹرولر خاص طور پر حکومت ہند یا کسی صوبائی حکومت کی طرف سے کھانڈ حاصل کرنے کا اختیار دے گا۔

روم ۲۳ اپریل۔ اطالوی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل رات برطانوی ہوائی جہازوں نے سسلی پر بمباری کی۔ اعلان میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی جہازوں نے سسلی کے ایک اہم اڈے راگوسا پر بھی بمباری کی۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ آج سر سٹیفورڈ کرپس نے دارالعوام میں بتایا۔ کہ میں ہاؤس کے آئندہ اجلاس میں اپنے سفر ہند کے بارہ میں ایک بیان دوں گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی